صابر پیا کلیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی حکایات

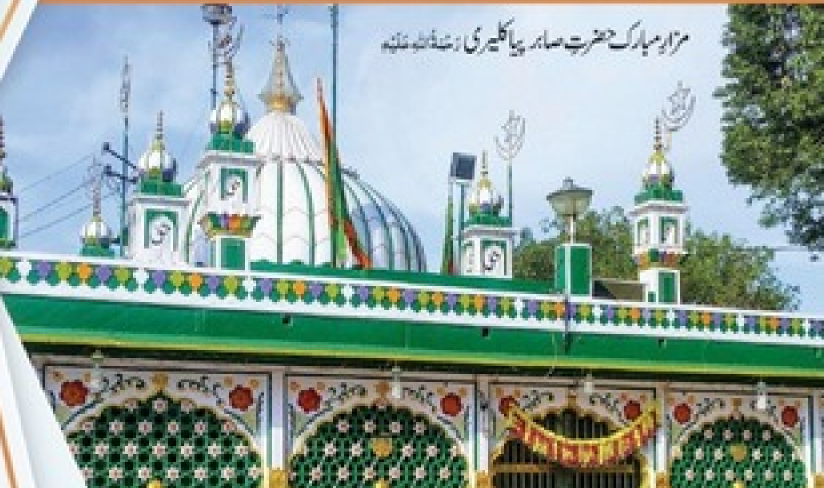

صفحات 16

تہجد کے وقت ولادت 02

باعمامہ رہنا عقلمندی کی علامت ہے 08

نظرِ صابر کا انتخاب 12

حضرت صابر پیا کا سلام امیرِ اہلِ سنت کے نام 15

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حکایات

دُعائے عطّار

یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ **"صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حکایات"** پڑھ یا سُن لے اُسے اولیاءِ کرام کا باادب بنا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دَس رحمتیں بھیجتا ہے۔**

(مُسلم، ص٢١٦ حدیث ٤٠٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانبردار مُرید

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم بزرگ حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھانجے اور مرید علمِ دین سیکھنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سب سے پہلے فرض اور نفل نمازوں پر اِستقامت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور اُنہیں لنگر خانے کی ذمہ داری عطا فرمادی۔ چونکہ پیرو مُرشد نے لنگر کی تقسیم کا حکم فرمایا تھا اُس میں سے کھانے کا واضح طور پر نہیں فرمایا تھا لہٰذا یہ سعادت مند مرید حکمِ مرشد پر عمل کرتے ہوئے لنگر خانے سے کھانا تقسیم فرماتا لیکن خود ایک لقمہ بھی نہ کھاتا۔ پورا دن روزے سے رہتا اور جنگلی درخت کے

پتوں، پھلوں اور پھولوں سے افطار کر لیا کرتا۔ ایک عرصے تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن اِس مجاہدے کی وجہ سے جسم نہایت کمزور ہو گیا۔ جب حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے سعادت مند بھانجے اور کامل مرید کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے پوچھا: آپ کھانا تقسیم کر کے خود بھی کچھ کھاتے ہیں یا نہیں؟ سعادت مند مرید نے نگاہیں جُھکا کر نہایت اَدب سے بارگاہِ مرشد میں عرض کیا: عالی جاہ! آپ نے کِھلانے کا حکم ارشاد فرمایا تھا، مجھ میں اتنی جُرأت کہاں کہ مرشد کی اِجازت کے بغیر ایک دانہ بھی کھا سکوں؟ یہ جواب سُن کر حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سعادت مند بھانجے اور کامل مرید کے صبر سے بہت خوش ہوئے اور سینے سے لگا کر "**صابر**" کا لقب عطا فرمایا۔ (فیضان حضرت صابر پاک، ص۲)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے صابر کا لقب پانے والے کامل مرید "بانیِ سلسلۂ چشتیہ صابریہ حضرت سَیِّد علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری (کَلْ، یَ، رِیْ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ" ہیں۔

تہجد کے وقت وِلادت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت (Birth) 19 رَبِیْعُ الاَوّل **۵۹۲ھ** مطابق ۱۹ فروری ۱۱۹۶ء کو بوقتِ تہجُّد بروز جمعرات ہرات (افغانستان) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حَسَنی سَیِّد ہیں اور حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابو القاسم گرگانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کے کان میں اذان دی اور فرمایا: یہ بچہ **قطبِ عالم** ہو گا۔ (فیضان حضرت صابر پاک، ص۳-۵ملتقطا)

خواب میں خوشخبری

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ولادت(Birth) سے قبل حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خواب میں "**علی**" نام رکھنے کا حکم فرمایا پھر نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لاکر "**احمد**" نام رکھنے کا حکم فرمایا۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام **علی احمد** رکھا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت(Birth) کے بعد ایک بُزرگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ابوجان سے ملاقات کے لیے تشریف لائے اور آپ کو دیکھ کر فرمایا: "**یہ بچہ علاءُ الدّین** کہلائے گا۔"[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ماموں حضرت سَیِّدُنا بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو صابر کا لقب عطا فرمایا[2] یہی وجہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو "**علاءُ الدّین علی احمد صابر**" کے نام سے شُہرت حاصل ہے۔

اللہ پاک کا نام سِکھائیے

اے عاشقانِ اولیائے کرام! دودھ پیتے بچے کے سامنے وقتاً فوقتاً اللہ، اللہ کرتے رہنا چاہیے کہ جب زبان کُھلے تو زبان سے پہلا نام "**اللہ**" ہی نکلے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (بچے کو) زبان کُھلتے ہی "اللہ، اللہ"، پھر پورا کلمۂ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

---

1. ... حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۴۲ ملخصا
2. ... فیضان حضرت صابر پاک، ص ۵

اللہِ(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سکھائے۔(اولاد کے حقوق، ص20)

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابن جنّتی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہما سے مروی ہے کہ حضورِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:"اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہلواؤ۔" (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، ۶/۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو فرمایا ہوا تھا کہ اِن کے سامنے "اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تا کہ اِن کی زبان سے پہلا لفظ "اللہ" نکلے اور جب وہ نواسی آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اُن کے سامنے ذِکرُاللہ کرتے۔ چنانچہ جب اُنہوں نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ "اللہ" ہی بولا۔(تربیتِ اولاد، ص۱۰۰)

آبِ زم زم سے کر کے حَرَم میں وضو　　　یاالٰہی دِکھا ہم کو وہ دن بھی تُو
مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہُو بَہُو　　　باادب شوق سے بیٹھ کے قبلہ رُو

اللہٗ اللہٗ اللہٗ اللہٗ　　　(بیاضِ پاک، ص۱۲)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تہجد کی پابندی

حضرت سَیِّدُنا علاءُ الدّین علی احمد صابر کلیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے چھ سال کی عمر سے باقاعدہ ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نماز ادا کرنی شروع فرمادی تھی اور کہا جاتا ہے کہ ساتواں سال شروع ہونے پر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے پابندی کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھنی شروع فرمادی۔ اللہ پاک کی عبادت میں ہر وقت مشغول رہتے۔ بلکہ

نمازِ تہجد کے بعد اکثر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کے کمرے سے ذِکْرُ اللہ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔(فیضان حضرت صابر پاک، ص۸)

چھوٹی عمر میں ہی روزہ رکھنے کا معمول

آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کا چھوٹی عمر سے ہی روزہ رکھنے کا معمول تھا اور مسلسل روزہ رکھنے کی یہ عادت آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کی آخری عمر تک جاری رہی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سانپ نہیں کاٹے گا

آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کے ابو جان ایک دِن آنکھیں بند کیے مُراقبے میں مشغول تھے کہ اچانک مَرے ہوئے سانپ کا ایک ٹکڑا آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه پر اور دوسرا ٹکڑا زمین پر آگرا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے حضرت صابر پیا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کی امی جان کو اِس مُردہ سانپ کی جانب مُتوجہ کیا وہ سانپ کے دو ٹکڑے دیکھ کر حیران رہ گئیں اور فرمایا: کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں ؟ حضرت سَیِّدُنا صابر پیا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے امی جان کی تشویش دور کرتے ہوئے فرمایا: میں نے سانپوں کے بادشاہ کو مار دیا ہے اور سانپوں سے وعدہ لیا ہے کہ وہ میرے خاندان کے کسی فرد کو نہیں کاٹیں گے۔[2]

تین سال میں علومِ ظاہری کی تکمیل

آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کے ابو جان کا انتقال ہو گیا تو امی جان نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کو

---

1 . . . فیضان حضرت صابر پاک، ص۹

2 . . . فیضان حضرت صابر پاک، ص۱۱

اپنے بھائی حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حوالے کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی خدا داد صلاحیت کی وجہ سے صرف تین سال کے مختصر عرصے میں کئی ظاہری علوم حاصل کر لئے، حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: عَلاءُالدّین علی احمد صابر (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے تین سال میں عربی و فارسی کی کُتُبِ فقہ، حدیث، تفسیر، منطق و معانی وغیرہا علوم کی تکمیل کی۔ یہ سب عُلوم اِتنی جلدی حاصل کر لئے کہ کوئی دوسرا بچہ 15 سال میں بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

(حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری، ص۴۸ ملتقطاً)

دادا کی وفات کی پیشگی خبر دے دی

بچپن میں ایک دن حضرت صابرِ پیا کلیری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کی: آج سے تین سال بعد میرے دادا جان فوت ہو جائیں گے۔ یہ سُن کر بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! آپ کے دادا تو بغداد شریف میں ہیں اور آپ یہاں؟ (پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ تین سال بعد ایسا ہو گا) عرض کی: ابھی میں نے اپنے دِل کی طرف دیکھا تو ابو جان کی صورت سامنے آ گئی اور آپ نے سیدھے ہاتھ کی تین انگلیاں میری طرف اُٹھائیں اور یہ (دادا جان کے) انتقال کا اشارہ ہے۔ حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے آپ کی فراست (یعنی سمجھداری) دیکھ کر آپ کو سینے سے لگا لیا۔ (تذکرہ حضرت صابر کلیر، ص۳۶ ملخصاً)

ہر ولی کا واسطہ عطّارؔ پر | کیجئے رحمت اے نانائے حسین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! | صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خلافت کی عظیم الشّان محفل

رمضان المبارک میں بعد نمازِ تہجد حضرت بابا فرید الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ دیر کے لیے آرام فرما ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ ایک ایسے مقامِ پُر انوار میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ موجود ہیں کہ ہر طرف نور ہی نور ہے۔ ایک عالی شان دربار سجا ہے اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہیں۔ نیز سلسلۂ چشتیہ کے تمام بزرگ بھی حسبِ مراتب اپنی اپنی جگہوں پر موجود ہیں۔ حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکم دیا: مخدوم علی احمد (صابر) کو **مصطفٰے جانِ رحمت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکمِ مرشد پر عمل کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بارگاہِ رسالت میں حاضر کردیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا علی احمد صابر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پُشت پر سیدھے کندھے کی جانب چوما اور فرمایا: ”ھٰذَا وَلِیُّ اللہ“ یعنی یہ اللہ پاک کا ولی ہے، اِس کے بعد وہاں موجود تمام بزرگوں اور فرشتوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ادا کو ادا کرتے ہوئے اُسی مقام کو چوما اور کہا: ”ھٰذَا وَلِیُّ اللہ“ پھر ہر طرف سے مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ان مبارک باد کی آوازوں سے بابا فریدُ الدّین گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھ کُھل گئی۔

اگلے دِن حضرت بابا فریدُ الدّین گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک عالی شان محفل کروائی، جس میں حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی، حضرت شیخ حمیدُ الدّین ناگوری، حضرت

شیخ بہاءُ الدّین زکریا ملتانی، حضرت شیخ ابُو القاسم گرگانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم سمیت بڑے بڑے علماء و اولیائے کرام شریک ہوئے۔ حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے سب کے سامنے اپنا خواب بیان فرمایا جسے سنتے ہی وہاں موجود تمام بزرگوں نے ایک ایک کرکے حضرت سیّدُنا صابر پیا رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی مہرِ ولایت (Stamp) کو چوما اور ''ھٰذَا وَلِیُّ اللہ'' کہہ کر مبارک باد دی۔ اس کے بعد حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو خاندانِ چشتیہ کی امامت و خلافت عطا فرما کر اپنے مبارک ہاتھ سے اپنی بابرکت ٹوپی پہنائی اور سبز سبز عمامے سے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی دستار بندی فرمائی پھر کلیر شہر کی ولایت و خلافت کی سند سب حاضرینِ محفل کو سنا کر عطا فرمائی۔

(تذکرۂ حضرت صابر کلیر، ص ۷۴ ملخصاً)

نماز سے محبت

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو نماز سے بے حد محبّت تھی اور اس محبّت کی وجہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے یہ بیان فرمائی: نماز بھی کیا اچھی چیز ہے کہ حضوری (کی برکت) سے دربار (یعنی دربارِ الٰہی) میں لے آئی ہے (یعنی نماز اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری کا سبب بننے کی وجہ سے بہترین عبادت ہے)۔ (تذکرۂ حضرت صابر کلیر، ص ۸۲ ملخصا) آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا لباس کُرتا، تہبند اور عمامہ شریف تھا۔ (حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۸۰ ملتقطاً)

باعمامہ رہنا عقلمندی کی علامت ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ شریف سر کی زینت، پابندیِ سنّت کی پہچان، مومن کی آن بان اور علماء، فقہاء و بزرگانِ دین رحمھم اللہ کی شان ہے، اِسے چھوڑنا

سببِ خسران (یعنی نقصان) ہے۔ جنّتی صحابی حضرت سَیِّدُنا وَاثِلَہ بن اَسقَع رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: **دِن میں سر ڈھانپنا عقلمندی ہے۔**(1)

حضرت علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عقلمند آدمی سے یہ بات چُھپی ہوئی نہیں کہ ننگے سر رہنا اچھی عادت نہیں، کیونکہ اِس میں ترکِ ادب اور مُرَوَّت کی خلاف وَرزی پائی جاتی ہے۔(2)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے نہ صرف نماز کے وقت اپنے ربّ کے حضور سر ڈھانپ کر حاضر ہوں بلکہ ہر وقت ہی عمامہ شریف سجائے رکھیں کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوْا حِلْمًا یعنی عمامہ باندھو تمہارا حِلْم بڑھے گا۔(3)

حضرت علامہ عَبْدُ الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (عمامہ باندھو) تمہارا حلم بڑھے گا اور تمہارا سینہ کشادہ ہو گا کیونکہ ظاہری وضع قطع کا اچھا ہونا انسان کو سنجیدہ اور باوَقار بنا دیتا ہے نیز غصے، جذباتی پن اور خسیس حرکات سے بچاتا ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ١/٧٠٩، تحت الحدیث: ١١٤٢)

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں — واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، فرع فی العمائم، جزء: ١٥، ٨/١٣٣، حدیث: ٤١١٣٦ مختصراً

2 ... تلبیس ابلیس، الباب العاشر فی ذکر تلبیسہ علی الصوفیۃ الخ، فصل فی ذکر الادلۃ علی کراہیۃ الغنا الخ ص ٣١٩

3 ... معجم کبیر، عبد اللہ بن العباس، ١٢/١٧١، حدیث: ١٢٩٤٦

معمولاتِ مبارکہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دِن رات اللہ پاک کی یاد میں گزارتے، لوگوں کی صحبت سے بچتے، اکثر خاموش رہا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خاموشی میں بھی ایک کشش تھی اور جب کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اِرشاد فرماتے تو فقط ایک جملے میں کئی سوالات کے جوابات عطا فرما دیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کرامتوں کو چھپاتے، اگر کوئی اِس کا ذکر کرتا تو اِسے نہایت خوبصورتی سے ٹال دیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تارِکُ الدُّنیا (یعنی دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے) بزرگ تھے لیکن لوگوں کی اصلاح کو ضرور فرماتے، اِن خوبیوں کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُنیا کی رونق تھے۔[1]

غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا سے — بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبوبِ الٰہی اور حضرت صابر پاک

محبوبِ الٰہی حضرت سیّد محمد نظامُ الدّین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت صابرِ پیا رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے جب کوئی شخص حضرت صابرِ پیا رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتا تو اُسے بہت زیادہ احترام کرنے کی تاکید فرماتے نیز ارشاد فرماتے: کوئی بات خلافِ مزاج نہ ہو۔ دونوں بُزرگ ایک دوسرے سے بے حد محبّت فرماتے تھے۔ (سیر الاقطاب مترجم، ص ۲۰۰)

---

1 ... حضرت مخدوم علاءُ الدین علی احمد صابر کلیری، ص ۸۱ ماخوذاً

مُرشدِ کامل اور مُریدِ کامل

جب حضرت سَیِّدُنا شمسُ الدّین تُرک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فیض حاصل کرنے کے لیے کلیر شریف حاضر ہوئے تو اُس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک درخت کے نیچے تنہا عبادت وریاضت میں مشغول تھے، لہٰذا شمس الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کرنے لگے، جب حضرت سَیِّدُنا صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کانوں میں کلامِ الٰہی کی مٹھاس رَس گھولنے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس جانب متوجہ ہوئے اور جہاں سے آواز آرہی تھی اُسی طرف چل پڑے، جب حضرت سیّدنا شمسُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تلاوت ختم کر کے سر اُٹھایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وہاں موجود پا کر گھبرا گئے۔ لیکن آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا: ”شمس! گھبراتے کیوں ہو؟ ہم تم سے بہت خوش ہیں۔“ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مریدوں میں داخل فرما کر اپنے مبارک ہاتھوں سے دستار بندی فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک لمبے عرصے تک مرشد کی خدمت میں رہے، وضو کراتے اور کھانے کا انتظام بھی فرماتے یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مرشد کے خدمت گزار بن گئے۔ (تذکرۂ اولیائے پاک وہند، ص۶۷ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شمسُ الدّین میرا دوست ہے

حضرت سَیِّدُنا صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان سے نکلنے والی بات اللہ پاک کی بارگاہ میں بہت جلد مقبول ہو جایا کرتی تھی اِسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لقب سیفِ لسان بھی ہے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا شمسُ الدّین

تُرک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پانی لانے کے لئے بھیجا جس میں کچھ دیر ہو گئی، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واپس آئے تو حضرت سَیِّدُنا صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان مبارک سے یہ جملے ادا ہو گئے: ایک پیالہ پانی لانے میں اتنی دیر؟ شمسُ الدّین! کیا دِکھائی نہیں دیتا؟ جونہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانی کا پیالہ لے کر پینے کے لئے بیٹھے تو حضرت سیّدنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے منہ سے درد بھری آہ نکلی پھر فوراً عرض کی: ”حضور! میں تو نابینا ہو گیا۔“ یہ دیکھ کر حضرت سیّدنا صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سجدہ کرتے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: ”یا اللہ! شمس تو تیرے اس گنہگار بندے کا دوست اور واحد ساتھی ہے تُو اِس کے حال پر رحم فرما۔“ جیسے ہی دعا ختم ہوئی حضرت سَیِّدُنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر واپس آچکی تھی۔[1]

نظرِ صابر کا انتخاب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا شمسُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے حد محبّت فرماتے، ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”اے شمس! تُو میرا بیٹا ہے، میں نے خدا سے چاہا ہے کہ میرا سلسلہ تجھ سے جاری ہو اور قیامت تک رہے۔“[2] آخری عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ سے خلافت نامہ لکھ کر حضرت شیخ شمسُ الدّین ترک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلافت عطا فرما کر پانی پت کا صاحبِ ولایت مقرر فرمایا۔ اور اسمِ اعظم جو بزرگوں سے سینہ بسینہ چلا آرہا تھا اس کی تلقین فرمائی اور یہ وصیت فرمائی: ”تین

---

1 ... فیضان حضرت صابر پاک، ص ۳۸

2 ... تذکرۂ اولیائے پاک و ہند، ص ۷۶

دن سے زیادہ یہاں نہ رہنا، اللہ پاک نے تمہیں پانی پت کی ولایت عطا فرمائی ہے، وہاں جا کر رہنا اور بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا، میں ہر جگہ تمہارا معاون رہوں گا۔" حضرت شیخ شمسُ الدّین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بارگاہِ مرشد میں عرض کی: حضور! میرا ارادہ یہ تھا کہ باقی عمر (آپ کے) آستانہ عالیہ کی جاروب کشی (یعنی جھاڑو لگاتا، خدمت) کرتا۔ اَب آپ کا حکم ہے کہ پانی پت جاؤ۔ لیکن وہاں شیخ شرف الدّین بو علی قلندر پانی پتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه موجود ہیں معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے کس طرح پیش آتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: فکر مت کرو تمہارے وہاں پہنچتے ہی وہ وہاں سے چلے جائیں گے۔ (فیضان حضرت صابر پاک، ص ۳۹)

اِنتقال شریف

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ایک دن شمسُ الدّین تُرک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے فرمایا: جب آپ سے کوئی کرامت ظاہر ہو تو سمجھ لیجیے گا کہ میرا انتقال ہو گیا ہے۔ جس دن حضرت سَیِّدُنا شمسُ الدّین ترک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کرامت ظاہر ہوئی فوراً کلیر شریف حاضر ہوئے، حضور صابر پیا کلیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا اِنتقال شریف ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۲۹۱ء کو ہوا اور حضرت سَیِّدُنا شمسُ الدّین تُرک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کفن دفن کی خدمت انجام دی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا مزار شریف کلیر شریف ضلع سہارن پور (یوپی) ہند میں نہر گنگ کے کنارے ہے۔ (فیضان حضرت صابر پاک، ص ۴۱)

مزار کی بے حُرمتی کی فوراً سزا

حضور صابر پیا کلیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے مزار شریف کے پاس سے **ایک** کافر گزر

رہا تھا، اُس نے جب یہ دیکھا کہ مزار شریف پر کوئی نہیں تو اُس کی نیّت خراب ہوئی اور اُسے مزارِ مبارک شہید کرکے اپنی عبادت گاہ تعمیر کرنے کی سوجھی لہٰذا اُس نے اپنے اس ناپاک اِرادے کے لیے ایک تیشہ (ایک اَوزار) لیا اور کچھ کرنے لگا تو اُس کی توجہ مزار شریف کے روشن دان کی طرف گئی تو تجسس سے اُس نے روشن دان سے جھانک کر اندر دیکھنا چاہا مگر اُس کا سر پھنس گیا اور دَم گُھٹنے کی وجہ سے وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ رات کو مزار کے خدمت گاروں کے خواب میں حضرت سیّدُنا صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: "**ایک شخص گستاخی کے ارادے سے ہمارے مزار پر آیا تھا اُسے سزا تو مل گئی ہے اب وہ مزار کے روشن دان سے لٹکا ہوا ہے اُسے آکر نکال دیا جائے۔**" دوسری صبح وہ خدمت گار اپنے ساتھیوں کے ساتھ مزار پر حاضر ہوئے، اُس کافر کو کھینچ کر باہر نکالا اور اُس کی لاش جنگل میں پھینک دی۔

(تذکرۂ اولیائے برِّ صغیر، ۲/ ۵ ملخصاً)

اللہ غنی! شان ولی! راج دلوں پر دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائل بخشش مرمّم، ص383)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ سے **بغض** و عداوت رکھنے اور اُن کی گستاخی کرنے میں کوئی خیر نہیں بلکہ دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔

حضرتِ علامہ ابنِ عابِدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اولیاءُ اللہ** رَحِمَہُمُ اللہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کئی دَرَجات رکھتے ہیں اور اپنے مزارات پر آنے والوں کو اپنے

کمالات کے لحاظ سے نَفع پہنچاتے ہیں۔ (رَدُّالْمُحتَار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۳/۱۷)

جو ہو **اللہ** کا ولی اُس کا فیض دُنیا میں عام ہوتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سلام اَمیرِ اَہلِ سنّت کے نام

ماہِ رضا صفر المظفر 1441ھ مطابق اکتوبر 2019 کو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی وَقارُ المدینہ عطاری (مدظلہ العالی) کو ایک کرنل صاحب نے ایک صوتی پیغام (Voice massage) بھیجا۔ (جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے) کہ میں نے خواب میں حضور صابر پیا کلیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے دو مرتبہ اِرشاد فرمایا: **"الیاس قادری کو میرا سلام کہہ دینا"** اور یہ بھی اِرشاد فرمایا: میرے ساتھ بہت سارے بُزرگ ہیں وہ سب بھی (اَمیرِ اَہلسنّت کو) سلام کہہ رہے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ **"اُن کو تندرستی مبارک ہو"۔**

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اچھے خوابوں کی بڑی اہمیت ہے، چنانچہ بُخاری شریف میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: نبوت میں سے مبشرات (مُبَشِّرَات) کے سوا کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے تو صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ "مبشرات" کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: اچھے اچھے خواب خود مسلمان اُس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اُس کے لیے دیکھے۔ (صحیح البخاری، ج۴، ص۴۰۴، الحدیث: ۶۹۹۰)

تمہارا فضل ہے جو میں غلامِ غوث و خواجہ ہوں

نہ ہو کم اولیا کی دل سے اُلفت یا رسولَ اللہ (وسائلِ بخشش، ص330)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مکانات کے بارے میں اَہَم ہِدایات

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: (ا) جب قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو قِبلے کو نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔ (بُخاری ج ۱ ص ۱۵۵ حدیث ۳۹۴) **(۲)** جو کوئی قضائے حاجت کے وَقت قِبلے کو منہ اور پیٹھ نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ (مُعجَم اَوْسَط ج ۱ ص ٣٦٢ حدیث ١٣٢١) اگر مکان کا نقشہ بناتے بنواتے وقت آرکیٹیکٹ اور بلڈرز وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ذَیل کی چند باتوں پر عمل کریں تو بہت سارا ثواب کما سکتے ہیں: ﴿1﴾ واش روم بنانے میں .W.C کی ترکیب اِس طرح ہو کہ بیٹھتے وَقت مُنہ یا پیٹھ قِبلے سے 45 ڈگری کے باہَر رہے اور آسانی اِس میں ہے کہ رُخِ قِبلہ سے 90 ڈگری پر ہو یعنی نَماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف منہ کرتے ہیں ان دونوں سَمتوں میں سے کسی ایک جانب .W.C کا رُخ رکھئے۔ فِقہِ حَنَفی کی مشہور کتاب ''دُرِّ مُختار'' میں ہے: قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وَقت قِبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا **ناجائز و گناہ** ہے۔ (دُرِّمُختار ج۱ ص ٦٠٨) ﴿2﴾ فوّارہ (SHOWER) لگانے میں بھی یہی اِحتیاط رکھی جائے تا کہ بَرَہنہ نہانے والا قِبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے بچا رہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''بحالتِ برہنگی (بَ۔رَہ۔نَ۔گی یعنی ننگے ہونے کی حالت میں) قِبلے کو منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ وخلافِ ادب ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٣٤٩) ﴿3﴾ بیڈ روم میں پلنگ کی ترکیب اِس طرح رکھی جائے کہ سوتے میں پاؤں قِبلے کی طرف نہ ہوں، کم از کم 45 ڈگری کے باہَر رہیں۔ ''فتاوٰی شامی'' میں ہے: ''جان بوجھ کر قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہِ تنزیہی ہے۔'' (مُلَخَّص ازفتاوٰی شامی ج ۱ ص ٦٠٨، ٦١٠) ﴿4﴾ بالفرض اگر .W.C یا شاور، یا چارپائی پلنگ وغیرہ کا رخ غَلَط ہو کہ بَرَہنہ ہونے کی حالت میں منہ یا پیٹھ قبلہ رو ہوتے ہوں یا سوتے ہوئے پاؤں تو اِستِنجا کرنے والے یا نہانے والے یا سونے والے کو بہرصورت اس کا خیال رکھنا ہوگا کہ وہ بَرَہنہ ہو کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے، یونہی پاؤں نہ پھیلائے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

١٩ مُحَرَّمُ الحرام ١٤٣٣ھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ کی یاد آجائے اور اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔

(مسند امام احمد، ج ۶ ص ۲۹۱، حدیث: ۱۸۰۲۰)

978-969-722-019-9
01082142

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net